[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 9.S.C.R
از عدالت عظمی

میجر سنگھ

بنام

رتن سنگھ (مردہ) قانونی طور پر نمائندہ اور دیگران

10 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

مجموع ضابطہ دیوانی، 1908: دفعہ 100۔

دوسری اپیل – قانون کا سوال – مداخلت کرنے کا عدالت عالیہ کا اختیار۔

وصیت – عمل درآمد متنازعہ نہیں – سوال یہ کہ آیا وصیت کو عام حالات میں انجام دیا گیا تھا – مدعا علیہ کی طرف سے وصیت کی بنیاد پر اعلان کے لیے دائر مقدمہ – ٹرائل کورٹ کی طرف سے مقدمہ خارج کرنا – پہلی اپیلٹ کورٹ کی طرف سے تصدیق – ٹرائل کورٹ اور پہلی اپیلٹ کورٹ نے دو مشکوک حالات پر انحصار کرتے ہوئے – ایک وصیت جلد از جلد پیش نہیں کی گئی تھی – تصدیق کنندگان کے دو ثبوت قابل اعتماد نہیں تھے – دوسری اپیل پر عدالت عالیہ نے تصدیق کنندہ گواہوں کی گواہی کو مسترد کرنے کو درست نہیں قرار دیا – عدالت عظمیٰ کے سامنے اپیل – منعقد – جب ذیل کی عدالتوں نے اس بنیاد پر شواہد کو مسترد کر دیا تھا کہ پیش کرنے والے نے اپنی ذمہ داری کو صحیح طریقے سے ادا نہیں کیا تھا، تو ہائی کورٹ کا فرض ہے کہ وہ اس بات پر غور کرے کہ کیا ذیل کی عدالتوں کی طرف سے دی گئی وجوہات قانون میں پائیدار تھیں۔ – عدالت عالیہ نے صحیح طور پر پایا ہے کہ نیچے دی گئی عدالت عالیان کی طرف سے دی گئی وجوہات کمزور تھیں – اس طرح قانون کا کافی سوال تھا جو غور کے لیے پیدا ہوا ہے اور عدالت عالیہ نے اس سوال پر صحیح طور پر غور کیا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1986 کی دیوانی اپیل نمبر 718۔

1980 کے آر ایس اے نمبر 2830 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 11.7.85 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایم ایل ورما، سیراج بگا اور میسر ایس بگا

جواب دہندگان کے لیے اجگر سنگھ، اے کے سنگھی اور جے ایم کھنہ

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ، چنڈی گڑھ کے فاضل واحد جج کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 11 جولائی 1985 کو ایس اے نمبر 2830/ 80 میں دیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ جواب دہندگان رتن سنگھ اور دولت سنگھ بھائی تھے۔دولت سنگھ نے 11 جنوری 1974 کو ماحصل پی اے کے تحت ایک وصیت پر عمل درآمد کیا تھا جس میں اپنی جائیداد رتن سنگھ کو دی گئی تھی جن کا انتقال 19 جنوری 1974 کو ہوا تھا۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ اپنی بہن دیال کور کا پیشرو ہے، رتن سنگھ اور دولت سنگھ کی تین بہنیں تھیں جن کا نام رالو تھا، دیال کور اور اندر کور دیال کور نے جائیدادوں کو تغیر کی کارروائی میں ہر بہن کے ایک تہائی حصے کی حد تک تبدیل کر دیا۔اس کے بعد، جواب دہندگان نے وصیت کی بنیاد پر اعلامیے کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ٹرائل عدالت نے مقدمہ خارج کر دیا۔اپیل پر اس کی تصدیق ہوئی۔جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، دوسری اپیل میں، عدالت عالیہ نے اپیل کی اجازت دی اور درخواست کے مطابق مقدمے کا فیصلہ کیا۔اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے دلیل دی ہے کہ عدالت عالیہ دفعہ 100، سی پی سی کے تحت مداخلت نہیں کر سکتی کیونکہ وصیت کی مشکوک خصوصیات حقائق کے سوالات ہیں۔ٹرائل عدالت اور اپیلٹ عدالت نے مشکوک خصوصیت پر غور کیا تھا اور وہ مداخلت کرنے کی طرف مائل نہیں تھے۔وصیت کے پروپاؤنڈر کا فرض ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ عدالت ضمیر کو مطمئن کرنے والی تمام مشکوک خصوصیات کو ہٹاتے ہوئے وصیت کو درست طریقے سے انجام دیا گیا تھا۔اس طرف سے، عدالت عالیہ کو دوسری اپیل میں مداخلت کرنا جائز نہیں تھا کیونکہ سیکشن 100 سی پی سی کے تحت فیصلے کے لیے قانون کا کوئی ٹھوس سوال نہیں تھا۔یہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ ایک تسلیم شدہ حیثیت ہے کہ رتن سنگھ کو یہ معلوم ہونے پر کہ اس کا بھائی بیمار ہے، کلکتہ سے اسے دیکھنے گیا تھا۔اس کے آنے کے بعد، وصیت پر عمل درآمد ہوا اور وصیت پر عمل درآمد بھی متنازعہ نہیں تھا۔واحد سوال یہ ہے کہ: کیا وصیت عام حالات میں عمل میں آئی؟ نیچے کی عدالت عالیان دو مشکوک خصوصیات پر بہت زیادہ انحصار کرتی تھیں، یعنی، وصیت کو ابتدائی وقت پر پیش نہیں کیا گیا تھا، اسے مقدمے سے کچھ عرصہ پہلے پیش کیا گیا تھا۔دوسرا، تصدیق کنندگان کو دو بنیادوں پر بے ایمان قرار دیا گیا، یعنی کہ تصدیق کنندگان میں سے ایک ہری سنگھ نے یہ انکشاف نہیں کیا تھا کہ جب ان کی موجودگی میں تغیرات کا اثر ہوا تو وصیت پر عمل درآمد نہیں کیا گیا تھا۔عدالت عالیہ نے وضاحت کی ہے کہ تغیر صحیح طریقے سے ثابت نہیں ہوا تھا اور اس حقیقت پر یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔عدالت عالیہ نے پہلی بار ٹرائل عدالت میں پیش کی گئی وصیت کی اصل کے ساتھ ساتھ فوٹو کاپی کا بھی جائزہ لیا تھا۔عدالت عالیہ نے پایا ہے کہ اصل وصیت میں کوئی مداخلت نہیں ہے۔لہذا تصدیق کنندہ ہری سنگھ کے ثبوت کو مسترد کرنا درست نہیں پایا گیا۔جہاں تک دوسرے تصدیق کنندہ گواہ کے حوالے سے، گوردیو سنگھ کے نام سے، اس بنیاد پر یقین نہیں کیا گیا کہ اس نے جیت سنگھ کے خلاف قانونی چارہ جوئی میں مقدمہ دائر کیا تھا۔تصدیق کنندگان کے شواہد پر یقین نہ کرنے کی یہ شاید ہی کوئی بنیاد تھی۔ان حالات میں، جب نیچے کی عدالت عالیان نے اس بنیاد پر شواہد کو مسترد اور بے ایمان کر دیا تھا کہ پروپاؤنڈر نے اپنی ذمہ داری کو صحیح طریقے سے نبھایا نہیں تھا، تو یہ عدالت عالیہ کا فرض ہے کہ وہ اس بات پر غور کرے کہ آیا نیچے دی گئی عدالت عالیان کی طرف سے دی گئی وجوہات قانونی طور پر پائیدار تھیں یا نہیں۔ٹرائل عدالت کے مذکورہ استدلال کے پیش نظر جیسا کہ اپیلٹ عدالت نے تصدیق کی ہے، لازمی طور پر عدالت عالیہ کو وجوہات کی جانچ کے لیے اس سوال میں

جانے کی ضرورت ہے۔اس تناظر میں، عدالت عالیہ نے صحیح طور پر اس سوال پر غور کیا ہے اور پایا ہے کہ درج ذیل عدالت عالیان کی طرف سے دی گئی وجوہات کمزور ہیں۔اس طرح قانون کا حقیقی سوال ہے جو غور کے لیے پیدا ہوا ہے اور عدالت عالیہ نے اس سوال پر صحیح طور پر غور کیا ہے۔ہم عدالت عالیہ سے مکمل طور پر متفق ہیں۔

اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔این۔اے

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document